



سوال

سورة مشرکی آخری تین آیات کی فضیلت اور اس کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسنون دعاؤں کے بعض مجموعوں میں سیدنا معتقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث درج ہے کہ جو کوئی صبح کے وقت تین دفعہ اعموذ باللہ لسمیع العظیم اور ایک دفعہ سورة المشرکی تین آیات مبارکہ : ہو اللہ سے ہو العزیز الحکیم (۲۴۳۲) پڑھے۔ تو ستر ہزار فرشتے مقرر کر دئے جاتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اگر وہ اس روز مر جائے تو اسے شہادت کا ثواب حاصل ہوگا اور جو کوئی شام کے وقت یہ وظیفہ پڑھتا ہے وہ بھی یہی مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ یہ حدیث، حدیث کی کون سی کتاب میں درج ہے آیا یہ صحیح ہے یا ضعیف و ناقابل عمل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معتقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ روایت درج ذیل کتابوں میں "الواحد الزبیری عن خالد بن طهمان بن طهمان بن العلاء: حدثني نافع بن ابی نافع نافع عن معتقل بن یسار" مروی ہے: (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن باب 22 ح 2922 تحقیقی و مسند احمد 26/5 ح 2057، سنن الدارمی 2/458 ح 3428 و عمل الیوم واللیلہ لابن السنی ح 80) عجائب الراغب المسمی / تحقیق الشیخ سلیم بن عید ابی اسامہ اللہابی 1/131 ح 81، المعجم الکبیر للطبرانی 229/20 ح 537 کتاب الدعاء 2/934 ح 308 شعب الایمان للبیہقی: 2502 نتائج الافکار لابن حجر 2/405 فضائل القرآن لابن الضریس ص 104 ح 230، الکشف والبیان للشعلبی: ہذا تفسیرہ 289/9 تہذیب الکمال للزمزنی 19/31 معالم التنزیل للبیہقی 327/4، لامالی بشران 203/109 التدریس فی اخبار قزوین للرافعی 2/495 بحوالہ الشیخ اللہابی

کتاب الدعاء کے محقق اور حافظ بیہقی کی نافع بن ابی نافع پر جرح صحیح نہیں ہے۔

قول راجح میں نافع ثقہ ہیں انھیں بیہقی بن معین (تاریخ الدوری: 851) نے ثقہ قرار دیا ہے۔

خالد بن طهمان سچا مگر اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (صدوق ضعیف من جہ اختلاطہ کما حقیقہ فی تخریج سنن الترمذی: ۲۹۳۲ ثم کتبہ بالاختصار) اور یہ قطعاً ثابت نہیں ہے کہ اس نے اختلاط سے پہلے یہ حدیث بیان کی ہو لہذا یہ سند ضعیف ہے، شیخ البانی نے اس روایت کی جرح کی ہے۔

(دیکھئے ارواہ الغلیل 2/58 تحت ح 342)

اس روایت کی تائید میں کوئی صحیح یا حسن روایت موجود نہیں ہے (دیکھئے نتائج الافکار 2/402)



اور حق یہی ہے کہ یہ روایت ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل عمل نہیں ہے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 1 ص 491

محدث فتویٰ